بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نقشِ آغاز

## ادبیات کا اسلامی تصوّر
### مذاکرۂ علمی
## ندوۃ العلماء کا ایک نہایت مستحسن اقدام

نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالمِ اسلام کے ادبیات اپنے اصل مقصد اور اسلامی تصوّر سے ہٹتے جارہے ہیں۔ ادب کا فلسفہ دوسرے نظریات اور غیر اسلامی مادی فلسفوں کی بھینٹ چڑھ گیا ہے اور اسلامی روح دھندلی ہوتی جارہی ہے۔ اس مسئلہ کا ہمہ گیر سطح پر علمی اور تحقیقی جائزہ عالمِ اسلام کی ایک اہم ضرورت اور وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ ہمیں نہایت خوشی ہے کہ عالمِ اسلام کی ایک نہایت فاضل اور برگزیدہ شخصیت حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ کو اس مسئلہ کا ایک عالمی جائزہ لینے کی ضرورت محسوس ہوئی، اس مقصد کیلئے انہوں نے ۱۷، ۱۸، ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ بھارت میں ایک عالمی مذاکرۂ علمی کا اہتمام فرمایا عالمِ اسلام کے چیدہ علمی اور ادبی شخصیتوں کو اس میں مدعو کیا ہے۔ جو ادبیات کے اسلامی تصوّر سے متعلق اہم مباحث اور موضوعات پر اظہارِ خیال فرمائیں گے مولانا موصوف نہ صرف ایک متبحّر عالم و فاضل اور مخلص داعی و مبلّغ ہیں بلکہ خداوند تعالیٰ نے انہیں اردو بالخصوص عربی ادب کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بھی نوازا ہے۔ اور یہ عظیم کام انہی جیسے ہمہ پہلو جامع شخصیت کے کرنے کا تھا۔ مولانا موصوف دامت برکاتہم نے اس مذاکرۂ علمی کیلئے اس ناچیز کو بھی یاد فرمایا ہے اور متعدد دعوت نامے موصول ہوتے ہیں۔ اگر مجھ جیسے علم و ادب سے تہی دامن طالب العلم کو ایسی علمی مجلس میں شرکت اور استفادہ کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو زہے نصیب (جبکہ سفر کی دقتیں اور رکاوٹیں بظاہر مانع ہیں۔) تاہم ہماری کوشش ہوگی کہ اس اہم مذاکرہ کے مباحث مقالات اور نتائج حاصل کرکے قارئین تک پہنچائے جائیں۔ مذاکرہ کے دعوت نامے میں مولانا موصوف نے نہایت جامع اور فکر انگیز انداز میں موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے جو خود اس قابل ہے کہ ملک و ملت کے علماء ادیب اور دانشور اس پر توجہ فرمائیں اور خیال انگیز نکات پر غور کریں اور جس حد تک بھی ممکن ہو اس موضوع اور منعقد ہونے والے مذاکرۂ علمی کے سلسلہ میں علمی، قلمی اور فکری تعاون فرمائیں دعوت نامہ کی اس اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر آج کے نقشِ آغاز میں ہم اس کا متن بطور مہمان اداریہ پیش کر رہے ہیں اور ہماری دلی دعا ہے کہ یہ اجتماع اور مذاکرہ پوری علمی ادبی اور اسلامی دنیا کے لئے عظیم خیر و برکت اور بہترین نتائج کا حامل ثابت ہو اور ہر لحاظ سے کامیاب بھی، سفر کی رکاوٹوں اور مشکلات کی بنا پر جو تشنگانِ علم و ادب اس میں شریک نہیں ہوسکتے وہ اتنا تو کہہ